ٹیلیفون نمبر ۱۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
روزنامہ
الفضل
قادیان
اخبار
ایڈیٹر غلام نبی
یوم سہ شنبہ
قیمت تین پیسے
113

مدینۃ المسیح

قادیان ۹- ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؎

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی سیدہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ کی جو حرم اول سے ہیں۔ بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی ایس اور صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؎

جلد ۲۹ | ۱۱- ماہ نبوت ہش ۱۳۲۰ | ۲۰- ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ | ۱۱- ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵۶

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک پُر مسرت تقریب

جماعت احمدیہ کی طرف سے مخلصانہ ہدیہ مبارکباد

قادیان ۹- نومبر۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی سیدہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جن کا نکاح صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سے سنہ ۱۹۴۰ء کی مجلس مشاورت پر پڑھا گیا تھا۔ تقریب ھذا کا انتظام قصر خلافت میں کیا گیا۔ اس مبارک موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈیڑھ سو کے قریب اصحاب مدعو تھے۔ جن کی تواضع مٹھائی پھل اور چائے سے کی گئی ؎

برات میں شامل ہونے والے اصحاب جن کی تعداد چالیس کے قریب تھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان پر جمع ہوئے۔ اور پھر قصر خلافت میں جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانوں کی دعوت کا انتظام تھا۔ ٹھیک ۴ بجے تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذاتِ خود معہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور دیگر افرادِ خاندان برات کا استقبال فرمایا اور اپنے ہاتھ سے صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ دوسرے اصحاب نے جملہ براتیوں کے گلے میں ہار ڈالے۔ براتیوں کے آنے پر ناشتہ شروع ہوا۔ پھر ساڑھے پانچ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی ؎

غرض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تقریب سعید نہایت عمدگی اور خوبی سے انجام پذیر ہوئی۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت کا انتظام نہایت عمدگی سے کیا ؎

ہم اس مبارک تقریب پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت ام المومنین مدظلہا العالی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام خاندان کی خدمت میں مخلصانہ ہدیہ مبارکباد پیش کرتے، اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے ہر رنگ میں جماعت احمدیہ اور اسلام کے لئے بابرکت بنائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذریت کے متعلق جو بشارات بیان فرمائی ہیں۔ اُن کا مصداق کرے۔ آمین یا ربّ العٰلمین ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا جلسہ تحریک جدید

یوم تحریک جدید کے سلسلہ میں ۸ نومبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صدارت میں بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم و عہد نامہ دوہرانے کے ساتھ شروع کی گئی۔ اس جلسہ میں مولوی محمد نذیر صاحب نے بچوں کو تعلیم دلانے کے لئے قادیان بھیجنے کے متعلق ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے سادہ زندگی پر۔ چودہری برکت علی صاحب نے تحریک جدید کے مالی حصول پر۔ چودہری مشتاق احمد صاحب نے عورتوں کے حقوق اور اپنے جھگڑے خود فیصل کرنے پر۔ مولوی محمد الدین صاحب نے امانت اور خدمت خلق پر ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے تحریک انصار اللہ اور تحریک خدام الاحمدیہ پر۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نے خدمت دین کے متعلق تقاریر کیں۔ اس کے بعد چودہری مشتاق احمد صاحب مہتمم تربیت و اصلاح نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت تحریک وقف رخصت کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال ۲۵۷ اراکین نے اپنے آپ کو فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے لئے پیش کیا۔ جن میں سے اس وقت تک ۸۰ افراد مقامی تبلیغ کے ماتحت اپنا فرض ادا کر چکے ہیں۔ ریزرو فنڈ کی طرف احباب کو خاص طور پر توجہ دلائی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مطالبات تحریک جدید پر ایک شائع شدہ چارٹ حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب نے بے کاری کو دور کرنے اپنے ہاتھ سے کام کرنے۔ محنت کے کام کو عار نہ سمجھنے کے متعلق تقریر فرمائی۔ پھر مولوی ظہور حسین صاحب نے آخری مطالبہ دعا کے متعلق تقریر کی۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے احمدی احباب میں بیداری پیدا کرنے کے لئے ایک مختصر تقریر میں مومن کی مثال شجرہ طیبہ کے ساتھ بیان فرمائی۔ پھر عہد نامہ دوہرایا گیا۔ اور صدر محترم نے دعا کے ساتھ جلسہ کو پونے گیارہ بجے برخاست کیا۔

قدرت اللہ نائب سیکرٹری خدام الاحمدیہ

شہری جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

ضروریات سلسلہ اس امر کی متقاضی ہیں۔ کہ ہر ایک جماعت کا چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ ہوتا رہے۔ اور اس وقت جماعت جن حالات میں سے گزر رہی ہے۔ ان کی وجہ سے تو ہماری ذمہ داریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور معمولی سا تغافل بھی ہمارے اغراض مقاصد میں روک کا موجب ہو جاتا ہے۔ چندہ کی باقاعدگی کے متعلق متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔ کہ ہر ماہ کا چندہ۔ بیس تاریخ تک مرکز میں پہونچ جانا چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض جماعتوں کا چندہ ماہ ستمبر کے آخر تک بھی موصول نہیں ہوا۔ ذیل میں ایسی شہری جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

(۱) دھرم سالہ	(۱۱) پنڈ دادنخان	(۲۱) اکھنور	(۳۲) سہارنپور
(۲) دھاریوال	(۱۲) جام پور	(۲۲) محمود آباد فارم	(۳۳) منصوری
(۳) ظفروال	(۱۳) دانوں کیمپ	(۲۳) محمود آباد	(۳۴) مراد آباد
(۴) گڑھی شاہو	(۱۴) ٹوپی	(۲۴) منور آباد	(۳۵) رام پور
(۵) پنڈی چری	(۱۵) ہوشیار پور	(۲۵) سامانہ	(۳۶) بریلی
(۶) وزیر آباد	(۱۶) بلب گڑھ	(۲۶) سرہند	(۳۷) بنارس
(۷) جھنگ شہر	(۱۷) محمود پور	(۲۷) برنالہ	(۳۸) مونگھیر
(۸) صدر شاہ پور	(۱۸) کلانور	(۲۸) کڑی	(۳۹) رانچی
(۹) لالہ موسےٰ	(۱۹) کانپور	(۲۹) متھرا	(۴۰) پوری (۴۱) احمد آباد
(۱۰) چکوال	(۲۰) کرنال	(۳۰) علی گڑھ	(۴۲) یادگیر
		(۳۱) جودھپور	(۴۳) محبوب نگر (۴۴) رائے چور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مناجات

مری اولاد سب تیری عطا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیّدہ ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
دیئے تو نے مجھے یہ مہر و مہتاب
دکھایا تو نے وہ اے رب ارباب
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
مری ہر بات کو تو نے چلا دی
مری ہر پیشگوئی خود بنا دی
جو دی ہے مجھ کو وہ کس کو عطا دی؟

ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب
کہ کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
مری ہر روک بھی تو نے اٹھا دی
تری نسلاً بعید آ بھی دکھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

امتحان "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت"

جیسا کہ قبل ازیں متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام آئندہ امتحان ۱۶ نبوت (نومبر) کو ہوگا۔ امتحان قریب آ گیا ہے۔ لیکن کئی ایک مجالس نے ابھی تک امیدواران کی فہرست بھجوانے کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ذیل میں ایسی مجالس کے نام تحریر کئے جاتے ہیں۔ قائدین اور زعماء کرام اس اعلان کو پڑھتے ہی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع کر دیں۔ اور جلد از جلد انہیں مکمل کر کے بمعہ فیس داخلہ بحساب ایک آنہ فی کس ارسال فرمائیں۔ (۱) شاہدرہ (۲) بیگم پور کنڈھی (۳) ملتان (۴) فیروز پور (۵) کوہاٹ (۶) جمشید پور (۷) داتہ زیدکا (۸) رحیم یار خاں (۹) مونگھیر

خاکسار۔ عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ایک مستعد منتظم کی ضرورت

جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء کے لئے کسیر کی فراہمی کے واسطے ایک مستعد منتظم کی ضرورت ہے۔ جو قادیان کے گردونواح کے دیہات میں دورہ کر سکے۔ اور سائیکلسٹ بھی ہو۔ جو دوست اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں۔ وہ ۱۴ نومبر تک خود حاضر ہو جائیں۔ اور پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی تصدیق ہمراہ ہو۔ امیدوار کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔

خاکسار قاضی محمد عبد اللہ ناظم سپلائی وسٹور جلسہ سالانہ

صوبہ سرحد کی جماعتیں توجہ فرمائیں

نظارت ہذا کی طرف سے ماہواری رپورٹ بھیجنے کے لئے متعدد اعلانات کئے جا چکے ہیں کہ تمام جماعتیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ ان اعلانات پر بہت تھوڑی جماعتوں نے توجہ دی ہے۔ صوبہ سندھ کے عہدہ داران اس معاملہ میں اول نمبر پر ہیں۔ کہ وہاں کی جماعتیں باقاعدہ رپورٹ بھیجتی ہیں۔ صوبہ سرحد کی جماعتوں میں سے ایک دو جماعتوں کی طرف سے رپورٹ آئی ہے۔ مہربانی فرما کر صوبہ سرحد کی جماعتوں کے عہدہ دار اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور ماہواری کارگزاری کی رپورٹ باقاعدگی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

114

تعلیم و تربیت

اسلام میں غیبت کی مذمّت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسی سال ایک خطبۂ جمعہ میں فرمایا تھا:۔

"حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ غیبت نہیں کرنی چاہئیے۔ اس پر ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ اگر میں اپنے بھائی کا وُہ عیب بیان کروں۔ جو اُس میں فی الواقعہ موجود ہو۔ تو کیا یہ بھی غیبت ہے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیبت اسی کا تو نام ہے۔ کہ تم اپنے بھائی کا اس کی عدم موجودگی میں کوئی ایسا عیب بیان کرو۔ جو فی الواقعہ اس میں پایا جاتا ہو۔ اور اگر تم کوئی ایسی بات کہو جو اس میں نہ پائی جاتی ہو۔ تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہوگا۔ اب دیکھو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو حل کر دیا۔ اور بتا دیا۔ کہ غیبت اس بات کا نام نہیں۔ کہ تم کسی کا وُہ عیب بیان کرو۔ جو اس میں پایا ہی نہ جاتا ہو۔ اگر تم ایسا کرو۔ تو تم مفتری ہو تم جھُوٹے ہو تم کذاب ہو۔ مگر تم غیبت کرنے والے نہیں۔ غیبت یہ ہے۔ کہ تم اپنے کسی بھائی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کرو۔ یہ بھی منع ہے اور اسلام نے اس سے سختی کے ساتھ روکا ہے مگر باوجود اس کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو ساڑھے تیرہ سو سال سے حل کر دیا ہے۔ اور قرآن میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اگر اب بھی کوئی غیبت کر رہا ہو۔ اور اسے کہا جائے۔ کہ تم غیبت مت کرو۔ تو وُہ جھٹ کہہ دے گا۔ کہ میں غیبت تو نہیں کر رہا۔ میں تو بالکل سچا واقعہ بیان کر رہا ہوں۔ حالانکہ ساڑھے تیرہ سو سال گزرے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فیصلہ سُنا چکے۔ اور علے الاعلان اس کا اظہار فرما چکے ہیں۔ مگر اب بھی کسی کو روکو تو وُہ کہہ دے گا۔ کہ یہ غیبت نہیں۔ یہ تو بالکل سچی بات ہے۔ حالانکہ کسی کا اس کی عدم موجودگی میں سچا عیب بیان کرنا ہی غیبت ہے۔ اور اگر وُہ جھُوٹ ہے۔ تو تم غیبت کرنے والے نہیں۔ بلکہ مفتری۔ اور کذاب ہو۔ یہ چیزیں ہیں جن کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر بوجہ اس کے کہ بار بار ان کے الفاظ کانوں میں پڑتے رہتے ہیں۔ لوگ حقیقت معلوم کرنے کی جستجو نہیں کرتے پس ان باتوں پر بار بار زور دو۔ اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ جب تک یہ چیزیں مکمل نہیں ہوگا۔ اس وقت تک مذہب کی رُوح بھی قائم نہیں رہ سکتی"!

(الفضل ۱۴ - مارچ ۱۹۴۱ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے ماتحت مسئلہ غیبت کے متعلق اسلام کے تفصیلی احکام ہدیۂ احباب کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ہم میں سے کوئی شخص دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کا مرتکب نہ ہو

غیبت کی تعریف

غیبت کی تعریف اوپر بیان ہو چکی ہے کہ اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جو فی الواقع اس میں پایا جاتا ہو۔ اور اگر کوئی ایسا عیب بیان کیا جائے۔ جو دُوسرے میں پایا ہی نہ جاتا ہو۔ تو یہ بہتان ہوگا۔ جھوٹ ہوگا۔

قرآنی ارشادات

اللہ تعالےٰ بنی نوع انسان کو غیبت سے روکتے ہُوئے فرماتا ہے۔ لا یغتب بعضکم بعضا (الحجرات ع ۲) کہ ایک دوسرے کی غیبت مت کیا کرو۔ اسی طرح فرماتا ہے ویلٌ لکلّ ھمزۃ لمزۃ (سورۃ الہمزہ) عذاب ہے اس شخص کے لئے جو دوسروں کو نقصان پہونچانے کے لئے غیبت کا عادی اور کثرت سے لوگوں پر عیب لگانے والا ہو۔ ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ لا تطع کلّ حلّافٍ مھین ھمّازٍ مشّاءٍ بنمیم (سورۃ القلم ع ۱) ایسے انسانوں کی بات نہیں ماننی چاہیئے۔ جو بلا ضرورت قسمیں کھانے والے ذلیل عیب چین۔ اور دوسروں تک فتنہ انگیز کی باتیں پہونچانے والے ہوں۔ اس میں ھمّاز کا جو لفظ استعمال ہُوا ہے۔ اس سے ایسا شخص ہی مراد ہے۔ جو لوگوں کی عیب چینی کرتا ہو۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام

قرآنی ارشادات کے بعد اب بعض احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیبت کی ممانعت کرتے ہوئے زبان کو اپنے قابو میں رکھنے کی نصیحت کی ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کسے کہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اسکی عدم موجودگی میں ایسے رنگ میں ذکر کرے۔ کہ اگر وہ سُنے۔ تو اسے تکلیف محسوس ہو۔ ایک شخص کہنے لگا حضور اگر وُہ بات فی الواقعہ اس میں پائی جاتی ہو۔ تو کیا پھر بھی وُہ غیبت ہوگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر سچی بات ہوگی۔ تبھی تو غیبت کہلائے گی۔ ورنہ کسی کی طرف جھُوٹے طور پر کوئی عیب منسُوب کرنا تو بہتان ہے (مسلم)

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے۔ اور وُہ اپنے سینے اور چہرے نوچ رہے تھے۔ میرے دریافت کرنے پر جبرائیل نے بتایا یہ وُہ لوگ ہیں جو دُنیا میں دوسروں کی بدگوئیاں کیا کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ میں نے ایک دفعہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہدیا۔ کہ صفیہ آپ کی بیوی تو چھوٹے قد کی ہے آپ نے فرمایا۔ عائشہ تو نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر وُہ ایک بھرے ہُوئے دریا میں بھی ڈالی جائے۔ تو سب کو کڑوا کر دے (ابو داؤد)

حضرت معاویہ رضہ سے روایت ہے کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم دوسروں کے عیوب کی جستجو کرتے پھروگے۔ تو اس سے اصلاح کی بجائے اور زیادہ خرابی واقعہ ہو جائیگی (ابو داؤد)

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ سے فرمایا۔ میرے سامنے ایک دُوسرے کی بدگوئیاں نہ کیا کرو۔ کیونکہ میں چاہتا ہُوں جب میں گھر سے نکل کر تمہاری مجلس میں آؤں۔ تو میرا سینہ سب کی طرف سے صاف ہو (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان کا خون عزت۔ اور مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے (مسلم)

قرآن کریم کے احکام اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث بتا رہی ہیں۔ کہ غیبت کس قدر بُری چیز ہے۔ اور زبان کو اپنے قابو میں رکھنا مومنوں کے لئے کس قدر ضروری ہے

مُردوں کی غیبت بھی منع ہے

غیبت کے سلسلہ میں اس امر کا جاننا بھی ضروری ہے۔ کہ جس طرح زندوں کی غیبت منع ہے۔ اسی طرح مُردوں کی غیبت کی بھی اسلام میں ممانعت ہے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم۔ یعنی مرنے والوں کے نیک اوصاف کا ذکر کیا کرو ان کی بُرائیوں کو بیان نہ کیا کرو۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ لا تسبوا الاموات فانھم افضوا الی ما قدموا۔ یعنی جو لوگ مر چکے ہیں ان کو گالیاں نہ دو۔ کیونکہ اپنے اعمال کی جزاء و سزا تک وُہ پہونچ چکے ہیں۔ عقلاً بھی مرنے والے کی غیبت کرنا نہایت کمینگی ہے۔ کیونکہ جو شخص مر گیا۔ اگر وُہ جہنمی ہے۔ تو یہی سزا اس کے اعمال بد کے لئے کافی ہے۔ اور اگر جنتی ہے۔ تو جنتی کی غیبت کرنا بے معنی بات ہے۔ غرض دونوں صورتوں میں مرنے والے کی غیبت کرنا ناپسندیدہ امر ہے۔ اور گو اس سے مرنے والے کو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا کیونکہ وُہ دوسرے جہان میں ہوتا ہے۔ لیکن بُرے ذکر سے میت کے لواحقین اور رشتہ داروں کو ضرور تکلیف ہوتی ہے۔ پس مرنے والے کی غیبت کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ حتی الوسع مغفرت اور بلندیٔ مدارج کی دُعا کرنی چاہیئے۔ غرض غیبت ایک نہایت ہی ناپسندیدہ چیز ہے مگر افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ اسے معمولی بات سمجھتا ہے۔ حالانکہ جس خدا نے یہ کہا ہے کہ چوری مت کرو۔ جھوٹ مت بولو۔ قتل مت کرو۔ اسی خدا نے یہ حکم بھی دیا ہے۔ کہ غیبت مت کرو۔ پس جیسے چوری حرام ہے۔ جیسے جھوٹ بولنا اور قتل حرام ہے۔ ویسے ہی غیبت حرام ہے قرآن شریف نے غیبت کو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا۔ اے وُہ لوگو! جو زبان سے تو اسلام کے مدعی ہو۔ مگر تمہارے دل ایمان سے خالی ہیں۔ تم مسلمانوں کو مت اذیت دو۔ اور ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب اور ختم نبوت کا عقیدہ

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ کے جواب میں نہایت جوش سے ایک مضمون شائع کیا تھا جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ نبوت کا نہیں۔ اس مضمون میں مولوی صاحب نے حسب عادت حوالہ جات میں قطع و برید سے بھی کام لیا ان کے اس مضمون کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے پُر حقائق جوابات پر مشتمل مضمون "الفضل" کے ۴۴ صفحات پر شائع ہوا۔ جس میں مولوی صاحب کے دلائل کا کافی و شافی جواب تھا۔ نیز آخر میں فیصلہ کے چار طریق بھی بتائے گئے۔ اس مضمون کے طبع ہونے پر آنکھیں منتظر تھیں کہ دیکھئے مولوی محمد علی صاحب کیا طریق اختیار کرتے ہیں۔ آیا وہ صداقت اور حق کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ یا کج بحثی اختیار کرتے ہیں۔ افسوس کہ مولوی صاحب نے دوسری راہ ہی اختیار کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے مسئلہ سے پہلو تہی کرتے ہوئے ختم نبوت کے مسئلہ کو درمیان میں لے آئے۔ اور اس کے متعلق اپنے دلائل دینے شروع کر دیئے۔ لیکن اصل مبحث یعنی دعوےٰ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق صرف اس طریق پر حوالے درج کر دیئے۔ کہ جنہیں سمجھنے کے لئے مولوی صاحب سے اس بات کی خواہش کرنی پڑتی ہے۔ کہ وہ اپنے مضمون کی تفسیر و تشریح فرمائیں۔

مولوی صاحب اپنے جواب الجواب کو مندرجہ ذیل الفاظ سے شروع فرماتے ہیں "لاہور اور قادیان میں ما بہ النزاع یہی ہے کہ ختم نبوت کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے یا بند؟ جب تک اس دروازے کو کھلا ثابت نہ کیا جائے۔ اس وقت تک مسیح موعود کی نبوت کا سوال ہی نہیں اٹھ سکتا۔" یہ وہ الفاظ ہیں جن کے پس پردہ مولوی صاحب نے کوشش کی ہے۔ کہ اصل مبحث سے کسی طرح ہٹنے کی راہ نکالیں۔ لیکن یہ بات ان کی بنتی نظر نہیں آتی۔

کیونکہ اگر مسئلہ ختم نبوت ہی اصل ما بہ النزاع تھا۔ تو یہ فرض منصبی تھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کے مقابل اسی اصل کو لیتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ نبوت پر بحث نہ فرماتے۔ لیکن اب جبکہ وہ اس مسئلہ پر بحث شروع کر چکے ہیں۔ اس سے پہلو تہی نہیں کرنی چاہیئے۔ ممکن ہے مولوی صاحب نے جو ختم نبوت کے مسئلہ کی پناہ لی ہے۔ اس کے متعلق ان کا خیال ہو۔ کہ اس میں انہیں کامیابی حاصل ہوگی۔ لیکن ان کا یہ خیال درست نہیں۔ کیونکہ یہ مسئلہ بھی انہوں نے قادیان سے جانے کے بعد لاہور جا کر بنایا۔ چنانچہ مولوی صاحب کی سابقہ تحریرات جو انہوں نے قادیان میں رہنے کے زمانہ میں لکھیں۔ ان کے خلاف ڈگری دے رہی ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح دلائل بھی ان کے خلاف ہیں۔ اس بات کا ثبوت کہ مولوی صاحب نے ختم نبوت کا عقیدہ لاہور جا کر بنایا۔ اور اس لئے بنایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے انکار کر سکیں مندرجہ ذیل ہے۔

مولوی صاحب موصوف الحکم ۲۴ جلد ۱۲ مورخہ ۸ اجولائی ۱۹۰۸ء میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کے نبی کے آنے کے متعلق اپنے عقیدہ کا یوں اظہار فرماتے ہیں۔ "ہمیں بھی اس وسیع دعا کے کرنے کا حکم ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم اور اسکی قبولیت بھی یقینی۔ کیونکہ اگر خدا وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا! تو پھر ہمیں یہ دعا سکھانے کے کیا معنی؟ مخالف خواہ کوئی معنی کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے۔ اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیئے مانگنے والا۔"

یہ وہ تحریر ہے جو مولوی صاحب کے اس زمانے کے عقیدہ کا بیانگ دہل اعلان کر رہی ہے۔ جبکہ وہ خدا کے رسول کے تخت گاہ قادیان میں مقیم تھے۔ اور ان کا یہ عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریروں کی بناء پر تھا کیونکہ حضور نے اس بات کے متعلق اپنی متعدد کتب میں واضح طور پر لکھ دیا ہے۔ جن میں سے ایک واضح عبارت لیکچر سیالکوٹ کی ہے۔ حضور اس کے صفحہ ۲۳ پر فرماتے ہیں۔

"جبکہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہونچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا کا مقابلہ کرو گے۔ اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔"

پھر ایک غلطی کے ازالہ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "یہ ضرور یاد رکھو کہ امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے ہیں۔ پس منجملہ ان انعام کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علٰی غیبہ احداً من ارتضٰی من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت و رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"

گویا ان ہر دو حوالہ جات میں جو تشریح آیت اھدنا الصراط المستقیم کی حضرت مسیح موعودؑ نے کی ہے۔ اور جو یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں نبی آ سکتا ہے۔ انہی الفاظ کو مولوی محمد علی صاحب نے یوں بیان فرمایا۔ "مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے۔ اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیئے مانگنے والا۔" لیکن جونہی خلافت ثانیہ کا انکار کر کے لاہور گئے۔ اپنے اس عقیدہ اور تحریر کے خلاف ایک نیا عقیدہ بنا لیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی پروانہ کی چنانچہ بیان القرآن میں آیت اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "آنحضرت کے بعد دوسرا نبی اور رسول نہیں ہوگا۔ اور یہ کہ مقام نبوت کے لئے اھدنا الصراط المستقیم کے فقرہ سے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور اس شخص کے مونہہ سے نکل سکتا ہے جو اصول دین سے ناواقف ہے۔"

الغرض اس تحریر میں اور مولوی صاحب کی پہلی الحکم کی تحریر میں زمین و آسمان کا فرق ہے پہلی تحریر میں آیت اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ اس پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ مگر دوسری میں یہ معنی کرنے والے کو اصول دین سے ناواقف قرار دیتے ہیں۔ اس صورت میں جناب مولوی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کی خدمت میں حسب ذیل سوال پیش کرتا ہوں۔

(۱) چونکہ مولوی صاحب کی مذکورہ بالا ہر دو تحریرات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ اس لئے وضاحت کی جائے۔ کہ کونسی تحریر قابل قبول ہے۔ اور کونسی قابل رد اور کیوں؟

(۲) کیا ان کی بیان القرآن والی تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف نہیں؟

(۳) ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اجرائے نبوت کے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے۔ اس تبدیلی عقیدہ کی کیا ضرورت پیش آئی۔

(۴) ان کی آخری تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت اھدنا الصراط المستقیم سے مقام نبوت کے لئے دعا کرنا اصول دین سے ناواقفیت ہے۔ لیکن خود قبل ازیں آیت اھدنا الصراط المستقیم کے معنی نبوت کے لئے دعا کے کرتے رہے ہیں۔ کیا اس وقت جناب مولوی صاحب اصول دین سے ناواقف تھے۔ اور لاہور جا کر انہوں نے سارا دین سیکھا؟

(۵) کیا ان کے اس فقرہ سے کہ آیت اھدنا الصراط المستقیم سے نبوت کی دعا کے معنی کرنا اصول دین سے ناواقفیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر تو کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ حضور نے اس آیت سے نبوت کی دعا کے معنی مراد لئے ہیں۔

پس یہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء سے امید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائل پور میں اہلحدیث کانفرنس اور جماعت احمدیہ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ایک مفید روایت

(۱)

اہلحدیثوں کا سالانہ جلسہ ۳۱ اکتوبر سے ۲ نومبر تک لائل پور میں منعقد ہوا۔ ان کے مشاہیر علماء آئے ہوئے تھے۔ عام تقاریر کے علاوہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مطبوعہ خطبہ صدارت پڑھا۔ جس میں مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "ابھی کل کی بات ہے۔ کہ خدا کے فضل سے جماعت اہلحدیث میں ہر فن مولا بڑے بڑے جامع العلوم جیّد علماء کثرت سے موجود تھے۔ جن میں آج غالباً انگلیوں پر گننے کے قابل بھی نہیں رہے۔" ذرا آگے چل کر لکھتے ہیں:۔ "صدمہ تو یہ ہے۔ کہ انکے جانشین صحیح معنوں میں ان کے جانشین نہ ہوئے۔ نہ علم وعمل میں۔ نہ فضل وکمال میں۔ اور روحانیت کا تو ذکر شائد آجکل محاورہ میں بے وقت کی راگنی سمجھی جائیگی۔" ص۱۳

مولوی صاحب کے اقتباس کے آخری کلمات خاص طور توجہ کے قابل ہیں۔ اہلحدیث جو توحید پرستی کی علمبردار جماعت تھی۔ آج روحانیت سے اس قدر بیگانہ وناآشنا ہے۔ کہ ان کے سامنے روحانیت کا ذکر بے وقت کی راگنی ہے۔ کیا اب بھی آسمانی مصلح کی ضرورت تسلیم نہ کی جائے گی؟

(۲)

مولوی محمد ابراہیم صاحب نے دوسری جگہ لکھا ہے۔ "وائے ہماری کمبختی کہ اب ہمارے لئے خدا کے وسیع ہندوستان میں کوئی بھی مقام جمع نہیں ہے۔ قومی شیرازہ بالکل بکھر گیا ہے۔ اور جمعیت اسلامی ٹوٹ گئی ہے اب نہ اپنوں میں غیرت اور نہ غیروں پر رعب ہے۔" ص۶

افسوس کہ مولوی صاحب نے اس قدر تشخیص کے باوجود یہ نہ بتایا۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ خدا نے پراگندہ دلوں کو جمع کرنے اور بکھرے ہوئے شیرازہ کو اکٹھا کرنے کے لئے۔ اپنے فرستادہ کو مبعوث فرمایا۔ مگر آہ! اس زمانہ کے فقیہی اور فریسی اس کے دشمن ہو گئے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ قوم کے لوگ آوازۂ حق کے شنوا ہوں۔

(۳)

اہلحدیث مولوی اپنے لیکچروں میں بعض دفعہ یونہی چیلنج دے دیتے تھے۔ اس لئے جماعت احمدیہ لائلپور نے ان سے باقاعدہ مناظرے کے لئے خط وکتابت کی۔ جس کا جواب مولوی محمد ابراہیم صاحب کے دستخطوں سے یہ موصول ہوا۔ کہ ایسی تجویز منظور نہیں۔ اور قابل عمل نہیں۔ البتہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ۲ نومبر شام کے قریب اپنے دستخط سے رقعہ لکھا کہ "کسی کو مذہبی خواہش ہے۔ تو وہ میرے ڈیرے پر آجائے شب کے ۸ بجے تک وقت دے سکتا ہوں۔ ایک مناظر اور پانچ چھ اشخاص اس کے ساتھ ہوں۔ بحث آخری فیصلہ پر ہوگی۔"

چنانچہ اس دعوت کی منظوری کی اطلاع بھجوا کر میں چھ اصحاب کی معیت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ڈیرے پر پہنچ گیا۔ اور کہا۔ کہ "آخری فیصلہ" پر ہی بحث منظور ہے۔ لیجئے میں اُسے بطور دلیلِ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کرتا ہوں کیونکہ ہم مدعی ہیں۔ اور آپ جو اعتراض چاہیں پیش کریں۔ جواب ہمارے ذمہ ہے۔ مولوی صاحب نے اس سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا مساوی تقاریر رکھ لیں اور خواہ پہلی تقریر لے لیں خواہ آخری۔ یہ آپ کا اختیار ہے۔ مولوی صاحب نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ جب ان کے ایک دو ساتھیوں نے انہیں ماننے کے لئے کہا۔ تو ان سے جھگڑنے لگ گئے۔ اسی اثناء میں حکیم نورالدین صاحب لائلپوری آ گئے۔ انہوں نے کہا۔ یہاں ہرگز گفتگو نہ کی جائے ہمارے کھانے کے نظام میں فرق پڑتا ہے۔ ہم نے کہا۔ کہ ہم تو مولوی صاحب کی دعوت پر آئے ہیں۔ یہ کہہ دیں۔ تو ہم چلے جائیں گے آخر انہوں نے بھی کہہ دیا۔ کہ آپ لوگ چلے جائیں۔ چنانچہ ½۷ بجے کے قریب ہم واپس آ گئے۔ اس موقعہ پر جو تیس چالیس حاضرین تھے۔ ان پر مولوی ثناء اللہ صاحب کی تعلی کی حقیقت منکشف ہو گئی۔

(۴)

لائلپور سے واپسی پر ۳/۱۱/۴۱ کو پونے بارہ بجے دن لاہور سے امرتسر کے لئے جس گاڑی میں میں سوار ہوا۔ حسن اتفاق سے اسی میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی آ گئے۔ ایک گھنٹہ تک خوب گفتگو ہوئی۔ مولوی صاحب اس وقت بہت اچھی طرح باتیں کرتے رہے۔ انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ ان کی تفسیر کی بنا پر علماء مکہ نے کیونکر اور کیا کیا فتوے دیئے۔ اپنی تعلیم کے ابتدائی حالات سناتے ہوئے کہا۔ استاد نے مجھے کافیہ حفظ کرنے کو کہا۔ میں نے حفظ تو کر لیا۔ مگر اس کا میرے دماغ پر بہت اثر ہوا۔ اس موقعہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حسب ذیل الفاظ میں اپنی ایک روایت بھی قلمبند کرائی۔ لکھوایا:۔

"میری عمر اٹھارہ برس کی تھی۔ میں قادیان گیا تھا۔ مجھے ضعف دماغ کے لئے (حضرت) مرزا صاحب نے ایک نسخہ بتایا تھا۔ کہ بکرے کے جوڑوں کی ہڈیوں کی یخنی پیا کریں۔ چنانچہ میں نے اس نسخہ کا استعمال کیا۔ اور مفید پایا۔ جب میں قادیان گیا تھا۔ تو اسوقت صرف ایک خادم مرزا صاحب کے پاس تھا۔ مرزا صاحب نے مجھے فرمایا تھا۔ کہ میری کتابوں کی اشاعت کیا کریں۔ میں کتابیں تم کو دیا کرونگا۔ چنانچہ سرمہ چشم آریہ آپ نے خود مجھے دی تھی۔ میں ان کی کتابیں لوگوں کو سناتا رہتا ہوں۔ اسی لئے میرا دعویٰ ہے۔ کہ میں آنریری مبلغ ہوں۔"

جب مولوی ثناء اللہ صاحب اترنے لگے۔ تو میں نے پوچھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تاریخ بھی لکھی گئی ہے۔ یا نہیں۔ کہنے لگے۔ ان کا لڑکا نابینا ہو گیا ہے۔ اور کسی نے لکھی نہیں۔ انّ فی ذالک لعبرۃ لقوم یعقلون۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندہری

مرض ٹائیفائڈ یا میعادی بخار

روزنامہ "الفضل" میں درخواست دعا کے ماتحت جو مریضان کی فہرست شائع ہوتی ہے۔ ان میں سے تقریباً پچاس فیصدی بلکہ اس سے بھی زائد تعداد ان کی ہوتی ہے۔ جو مرض ٹائیفائڈ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور بعض اموات ایسی دردناک ہوتی ہیں۔ کہ دل کانپ اٹھتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ موت کو کوئی انسانی طاقت نہیں روک سکتی۔ لیکن لیس للانسان الا ما سعیٰ کے ماتحت تدابیر کرنا بھی لازمی ہے پس ان سطور میں میں احباب کی توجہ اس ضروری امر کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ اس مرض کا ٹیکہ مدت سے دریافت ہو چکا ہے۔ اور کامیابی سے کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ نے اس ٹیکہ کی تیاری کا انتظام کسولی میں کیا ہے۔ اور میونسپل کمیٹیاں ٹائیفائڈ کے موسم کے ابتداء میں جو اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ اس دوائی کی کافی مقدار منگوا رکھتی ہیں۔ اور شہر میں جہاں کہیں یہ مرض نمودار ہو۔ یا اس ٹیکہ کا بطور حفظ ماتقدم کوئی خواہشمند ہو۔ اسکے ٹیکہ کا مفت انتظام کیا جاتا ہے۔ بلکہ دیہات میں سے بھی اگر کوئی رپورٹ محکمہ حفظانِ صحت کو کرے۔ تو ڈاکٹر خود جا کر اس گاؤں میں ٹیکہ کراتے ہیں۔ لہٰذا ہم کو لازم ہے۔ کہ اس سے پورا فائدہ اٹھائیں اور ماہ اپریل کے شروع میں ٹیکہ کرائیں اس ٹیکہ کی مدافعت ایک موسم کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی سردیوں تک یا دوسرے الفاظ میں ایک سال تک۔ اس میں دو ٹیکے ہوتے ہیں۔ پہلے نصف خوراک کا ٹیکہ کیا جاتا ہے۔ اور ساتویں سے دسویں دن تک پوری مقدار دوائی کا ٹیکہ ہوتا ہے۔ ٹیکہ عام طور پر بازو پر کیا جاتا ہے۔ جوان شخص کے لئے پہلی خوراک میں آٹھ نو قطرہ دوائی ہوتی ہے۔ اور دوسری خوراک میں ۱۷ یا ۱۸ قطرہ۔ ٹیکہ سے چند گھنٹہ کے بعد حرارت اور بعض دفعہ بخار ہو جاتا ہے۔ جو چند گھنٹوں کے بعد اتر جاتا ہے۔ البتہ بازو کی اینٹھن دو دن تک رہتی ہے۔ اور بس۔ اس کے علاوہ اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی جن لوگوں میں اس مرض کا مادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰؑ کے کشمیر میں رہنے کے متعلق ایک اور شہادت

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

عزیز نذیر احمد صاحب امرتسری ملازم ریلوے دفتر لاہور۔ میرے واسطے ایک کتاب تحفۃً لائے ہیں جس کا نام ہے "مثنوی قدسی مشہدی"۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو جزائے خیر دے۔ اور اسے اپنی معرفت تامہ اور رضائے کاملہ سے مشرف کرے۔ آمین۔

یہ کتاب ایک مشہور شاعر کی تصنیف ہے جو مغلیہ خاندان کے بادشاہ محمد شہاب الدین شاہجہان کے درباریوں میں سے تھے۔ اور ان کا نام حاجی محمد خان قدسی مشہدی تھا ان حاجی صاحب نے صوبہ کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف میں ایک مثنوی تصنیف کی جس میں تقریباً اڑھائی ہزار شعر ہیں۔ ان اشعار میں ایک شعر ایسا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت کے اصحاب کو یہ معلوم تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں ساکن رہے اور ان کا کشمیر سے خاص تعلق ہے۔ وہ شعر یہ ہے:۔

نسیم فیض ایں رُوح اللہ آباد
زاعجاز از مسیحا مید ہد یاد

ترجمہ:۔ یہ علاقہ جس کو رُوح اللہ نے آباد کیا ہے اس علاقہ کے فیض کی نسیم ایسی معجزہ نما ہے۔ کہ اس سے مسیحا یاد آجاتا ہے۔

رُوح اللہ آباد سے یہ مراد ہے۔ کہ اس ملک کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رہایش سے یہ برکت اور آبادی حاصل ہوئی۔ تمام روایت کی کتابوں میں رُوح اللہ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام لیا جاتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ کے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو برے الزام لگا کر ان کی پیدائش کو شیطانی قرار دیا تھا۔ اس واسطے خدا تعالیٰ نے ان کے الزام کو دور کرنے کے واسطے فرمایا کہ عیسیٰ کی رُوح خدا کی طرف سے تھی نہ کہ شیطان کی طرف سے۔ چونکہ دیگر انبیاء پر کوئی ایسا الزام نہ ہوا تھا۔ اس واسطے ان کے متعلق کوئی ایسا ذکر نہ ہوا۔ ورنہ تمام پاک رُوحیں خدا کی طرف سے آتی ہیں۔

یہ کتاب مثنوی ۱۳۲۲ھ ہجری میں حکیم نیاز علی خانصاحب تاجر کتب امرتسر نے اپنے مطبع افغانی میں چھاپ کر شائع کی تھی۔ اور اس کا ایک نسخہ میرے پاس محفوظ ہے۔

میری طبیعت اب اکثر علیل رہتی ہے شاید لاہور جاکر اپریشن کرانا پڑے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

ایک متلاشی حق کا خواب

میں دودواہا ریاست پٹیالہ کا راجپوت ہوں پہلے میرا پیشہ پیری مریدی کا تھا۔ اور میرے ۱۱۲۲ مرید تھے۔ جن کو میں نے خدا کے خوف سے حکم دیدیا۔ کہ وہ کوئی اور پیر پکڑ لیں۔ میں بری ہوں۔ میں نے ۱۵ ستمبر ۱۹۴۱ء کو جبکہ میں نماز اور وظیفہ کر کے سویا۔ خواب میں ایک بزرگ جنکے سر پر عربی عمامہ اور ہاتھ میں نیزہ تھا۔ اور گھوڑے پر سوار تھے۔ میرے مکان کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور نیزہ کی نوک سے میرے منہ پر سے کپڑا اٹھایا۔ میں جاگا۔ اور گھبرا گیا۔ اس بزرگ نے کہا۔ گھبراؤ نہیں۔ میری بات سنو۔ جلدی سے اس نے اپنی پاکٹ سے چند کاغذ نکالے اور ایک کاغذ مجھے دیدیا۔ اور کہا۔ یہ تمہاری عرضی ہے۔ میں نے پوچھا کہاں سے آئی ہے۔ اس بزرگ نے کہا۔ قادیان سے آئی ہے۔ میں نے پوچھا کس نے بھیجی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ احمد خان احمدی نے تمہاری طرف بھیجی ہے۔ تمہاری طرف حکم ہے۔ کہ اسلام کمزور ہوگیا ہے پانچوں ہتھیار لگا کر اسلام کی خدمت کرو۔ میں نے پوچھا کہ احمد خان کون ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تمہارے پاس کبھی کبھی آجاتا ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ میں نے بالکل یہی خواب دیکھا۔ لفظوں میں کمی زیادتی ہوسکتی ہے۔ مگر مفہوم بالکل یہی ہے۔

(طالب حق اصغر علی دودواہیہ ریاست پٹیالہ)

ریویو انگریزی اکتوبر ۱۹۴۱ء

اس پرچے میں "ذکر حبیب" کے مستقل عنوان کے ماتحت دو حدیثوں کا ترجمہ ہے۔ اور ملفوظات احمدؑ مرتبہ شیخ عبد الحمید صاحب لاہور کے چند صفحات کا ترجمہ ہے۔

یہ حدیثیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس مبارک کی سادگی اور اس کے وقار اور شگفتگی پر نہایت دلچسپ روشنی ڈالتی ہیں۔ اور اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ آپکو اپنی رسالت پر کس درجہ کامل اور پختہ یقین حاصل تھا۔ اور یہ کہ دین کے بارے میں سوال کرنے والا اپنے سوال میں خواہ کتنی بھی شدت کرے۔ اور کتنا بھی گہرا تجسس کرے۔ آپ نہایت اطمینان اور خندہ پیشانی سے ہر قسم کے سوالات کا جواب دیتے تھے ملفوظات احمدؑ سے جو حصہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے منجاب اللہ ہونے پر کس قدر قوی یقین تھا۔ اور آپ خلق خدا کی ہدایت کے لئے کیسی زبردست خواہش اور تڑپ رکھتے تھے۔ اور اپنے متبعین اور عام خلق خدا کی فلاح اور بہبودی کے لئے کس دلی جوش کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہتے تھے۔ ایک مضمون ڈاکٹر محمد نسیم صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد کا "اسلام اور تلوار" پر ہے۔ جس میں آپ نے مستند حوالہ جات سے یہ ثابت کیا ہے کہ مخالفین کا اسلام پر یہ اعتراض سراسر ظلم پر مبنی ہے۔ اس سے اگلا مضمون رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور شاندار خلق پر ہے۔ جو اے۔ ایف خان چوہدری خلف الرشید جناب خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خانصاحب کی قلم سے ہے ایک مختصر مضمون روس میں مذہب کی موجودہ حیثیت پر ہے۔

اس رسالہ میں ایک دلچسپ مضمون "ہندو امپیریل ازم کا خطرہ" کے عنوان پر ہے۔ جس میں اس موضوع پر مدلل بحث ہے کہ جب تک ہندوؤں میں سے ذات پات کی تمیز دُور نہیں ہوتی ہندوستانی قومیت کی عمارت کسی مضبوط بنیاد پر استوار کرنا نہایت مشکل ہے۔ رسالے کا آخری مضمون اس تکلیف دہ واقعہ کے متعلق ہے جو ڈلہوزی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بعض ناعاقبت اندیش پولیس افسروں کے ہاتھوں پیش آیا۔ یہ مضمون نہایت تھامی ہوئی قلم سے لکھا گیا ہے۔ مگر اس میں جماعت احمدیہ کے مجروح جذبات کا آخر کے ایک ہی دو فقروں میں نہایت واضح اور مؤثر نقشہ کھینچ دیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ سے ایک مخلص کا تبادلہ

بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر بسلسلہ ملازمت تبدیل ہو کر جھانسی چلے گئے ہیں۔ ان کی تبدیلی بہت اچانک ہوئی۔ اور وہ صرف ساڑھے تین ماہ یہاں رہے۔ اس عرصہ میں جماعت احمدیہ کی انہوں نے کئی رنگ میں خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

معتبر صاحب میں ایک بات جو ہر ایک کارکن کے لئے مشعل راہ ہونی چاہیئے یہ تھی کہ وہ انکار کرنا یا کسی بات کا انکار کی صورت میں یا اپنے فعل کے جواز کی صورت میں جواب دینا جانتے ہی نہیں۔ مجھے اس قلیل عرصہ میں ان کی گرانقدر خدمات کے سلسلہ میں کوئی موقعہ یاد نہیں۔ کہ انہوں نے کبھی انکار تو بڑی بات ہے تامل بھی کیا ہو۔ جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر ایک تاریخی واقعہ ہے۔ اس تعمیر کے سلسلہ میں جو کام انہوں نے کیا۔ وہ معمولی نہ تھا۔ یعنی باوجود دفتر میں کام کے علاوہ خانگی ضروریات اور پھر بچوں کی بیماری بلکہ بعض اوقات خطرناک بیماری کے باوجود بھی وہ اپنے کام یعنی مسجد میں جاکر مزدوروں وغیرہ کی حاضری لگانا۔ اُن کی اُجرت ادا کرنا۔ خرچ۔ مصالحہ وغیرہ کا حساب رکھنا۔ اور پھر جماعت کے سکرٹری مال کا کام بھی کرنا ان کے سپرد تھا۔

غرضیکہ مجھے ان کے تبدیل ہو جانے سے سخت تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضل سے جزائے خیر دے۔

(خاکسار فیض الحق خان امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

116

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سمندر پار ریلوے کی تعمیر کے لئے لڑائی ریلوے یونٹس میں پانچ ڈرافٹسمینوں کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان کو انجنیئرنگ ڈرائنگ کا کچھ علم ہونا چاہیئے۔ نیز وہ انگریزی جانتا ہو۔ انکا بھرتی سے قبل امتحان لیا جائیگا۔ اور قابلیت کے مطابق ان کا گریڈ مقرر کیا جائیگا۔ اگر زیادہ قابلیت کے آدمی میسر نہ آسکے۔ تو ایسے لوگوں کو جو مزید ٹریننگ حاصل کرنا چاہیں۔ ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور میں گریڈ III کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے دو ماہ ٹریننگ کا کورس طے کرنا ہوگا۔

تنخواہ و الاؤنس ماہانہ

	(ا)	(ب)
ٹریننگ کا عرصہ	۶۵/۱۱/-	
گریڈ III	۹۸/۵/-	۱۱۰/۵/-
گریڈ II	۱۱۸/۵/-	۱۳۰/۵/-
گریڈ I	۱۹۳/۵/-	۲۰۵/۵/-

(ا) تنخواہ اور الاؤنس جو ہندوستان میں ملیگا۔

(ب) تنخواہ اور الاؤنس بیرون ہند

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سابق ملازمین کو ان کی آخری تنخواہ پر ۲۵ نیصدی (ہندوستان میں) اور پچاس فیصدی (بیرون ہند) زائد الاؤنس ملیگا۔ اس صورت میں کہ جس گریڈ کی ان میں قابلیت ہو۔ ان کی تنخواہ سے یہ معاوضہ بڑھ جائے۔

درخواست کنندگان کو چاہیئے۔ کہ ۱۷ر نومبر ۱۹۴۱ء کو نو بجے صبح اپنے اصلی سرٹیفکیٹوں کو ہمراہ لاکر ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور میں پیش ہوں۔ اس کے لئے انہیں اپنے اخراجات پر آنا ہوگا۔ کامیاب درخواست کنندگان کو واپسی سفر کیلئے تیسرے درجے کا پاس ملیگا۔

ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) لاہور

وی پی آرہے ہیں

حسب اعلانات سابقہ ہم ان احباب کے نام وی۔ ارسال کر رہے ہیں جن کا چندہ ختم ہے۔ یا ۲۰ر نومبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ۱۱ر نومبر کو وی۔ پی ارسال کر رہے ہیں۔ جن احباب کی طرف سے چندہ وصول ہو چکا ہے۔ یا ادائیگی کے متعلق وعدہ کیا جا چکا ہے۔ ان کے وی۔ پی روک لئے گئے ہیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التجاء ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے، احباب کرام تکلیف اٹھا کر بھی وی۔ پی وصول فرمائیں گے۔ اور کوئی دوست بھی موجودہ مشکلات کے ایام میں وی۔ پی واپس کر کے دفتر کو نقصان پہنچانیکا موجب نہ ہونگے۔ منیجر

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ ◆ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں ان کیلئے حبّ اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے جسے حکیم نظام جان شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس دوائی کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

کمل حکیم ڈاکٹر وید بننے کے لئے گھر بیٹھے امتحان دیگر یونانی حکمت۔ ہومیوپیتھک آیورویدک وغیرہ کی سندات حاصل کرنے کے لئے آسان قواعد مفت طلب کریں۔

منیجر اولڈ انڈین میڈیکل کالج انبالہ شہر

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچئے۔ پہلی سروس ۱/۲ ۸ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی منیجر کراؤن بس سروس
بشمولیت
رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو۔ ۹ نومبر۔ روسی کمانڈر انچیف مارشل وارشیلاف نے آج ایک پرجوش اپیل کی۔ جس میں کہا کہ دشمن کو عارضی کامیابی کیلئے بھاری قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ اس جنگ میں اپنے غلام ممالک کے لوگوں کو مروانے سے بھی ہٹلر نے دریغ نہیں کیا۔ ماسکو کے محاذ پر بھی دشمن کی ایسی ہی گت بن رہی ہے جیسی کہ لینن گراڈ کے محاذ پر بنی۔ ہٹلر نے ماسکو کو جلد فتح کرلینے کا وعدہ اپنی قوم سے کیا تھا مگر اس کی فوجوں کی حالت ایسی خراب ہورہی ہے کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ جرمن فوجوں کے پیچھے روسی چھاپہ مار دستوں نے جرمنوں پر قیامت برپا کر رکھی ہے۔ روسی فوج برطانیہ اور اس کے اتحادیوں سے مل کر اس وقت تک مقابلہ کرے گی۔ جب تک کہ نازی ازم ملیامیٹ نہ ہوجائے۔ آج صبح کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل دن بھر سارے مورچوں پر سخت لڑائی ہوتی رہی۔ کریمیا میں خاص طور پر گھمسان کی لڑائی ہورہی ہے۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لینن گراڈ کے محاذ پر جرمنوں کو اپنے مورچوں سے باہر نکلنے پر مجبور کردیا گیا۔ ہٹلر کی کل کی میونچ والی تقریر میں کہا گیا ہے کہ جرمن فوجیں اب لینن گراڈ سے صرف چھ میل کے فاصلہ پر ہیں۔

قاہرہ۔ ۸ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک بحیرہ روم میں دشمن کے ۱۴۷ جہاز جن کا مجموعی وزن چھ لاکھ ٹن ہے۔ غرق یا برباد کئے گئے ہیں۔

لنڈن۔ ۸ نومبر۔ آج لارڈ بیوربروک نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی اس موسم سرما میں برطانیہ پر حملہ کردیگا۔ ہٹلر نے برطانیہ پر حملہ کے لئے ایک لاکھ توپیں تیار کر رکھی ہیں۔ اہل برطانیہ کے صبر و استقلال کا امتحان ہونے والا ہے۔

دہلی۔ ۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل وائسرائے ہند نے سیاسی حالات کے متعلق گاندھی جی کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ اور ان سے دہلی آنے کی خواہش کی ہے۔

لنڈن۔ ۹ نومبر۔ موسیو سٹالن نے امریکہ سے امداد طلب کرتے ہوئے اسکے عوض سائبیریا میں ہوائی اور بحری اڈے دینے کی پیشکش کی۔

لنڈن۔ ۹ نومبر۔ چنکنگ گورنمنٹ نے امریکہ کو برما روڈ پر کنٹرول کی پیشکش کی ہے۔ دونوں حکومتوں میں ایک معاہدہ کی گفت و شنید شروع ہے۔ جس کی کامیابی کی صورت میں چین میں امریکہ کو ہوائی اڈے دیئے جائیں گے۔

لنڈن۔ ۸ نومبر۔ نازی ہائی کمانڈ کے مبصر نے ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ روس میں نپولین کی تباہی کی وجہ یہ تھی کہ اسنے موسم سرما میں لڑائی بند نہ کی تھی۔ اسپر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ ہٹلر سردیوں میں روسی محاذ پر لڑائی روک کر مشرق وسطیٰ اور ہندوستان پر حملہ کردیگا۔ جرمنوں نے ترکی پر زبردست دباؤ ڈالنا شروع کردیا ہے۔ تا اس سے راستہ حاصل کیا جاسکے۔ گذشتہ شب ہٹلر اور بڑے بڑے جرنیلوں کی ایک خاص کانفرنس ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی۔

لنڈن۔ ۸ نومبر۔ فلسطین کے سابق مفتی اعظم برلین پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ ہٹلر کے ذاتی مہمان ہوں گے۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں میں جرمنی کا پروپیگنڈا کرینگے۔

طہران۔ ۹ نومبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مزید چار لاکھ روسی فوج کاکیشیا بھیجی گئی ہے۔ ایران کی سرحد پر برطانی اور روسی جرنیلوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ مڈل ایسٹ کے انتظامات مکمل اور مضبوط ہیں۔

دہلی۔ ۸ نومبر۔ دیولی کیمپ کے ۱۸۴ سیاسی نظر بندوں نے چند روز سے بھوک ہڑتال کر رکھی تھی۔ جو آج غیر مشروط طور پر ترک کردی گئی۔ صرف ۴۶ نے نہیں کی حکومت ہند بہت جلد ان کے مطالبات پر غور کرنے والی ہے۔

لنڈن۔ ۸ نومبر۔ برطانیہ کے لارڈ پریوی سیل میجر اٹیلے نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ برطانیہ کی طرف سے جرمنی پر حملہ کی جو تجویز موسیو سٹالن نے اپنی تقریر میں کی ہے میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ برطانی حکومت کا ایک ہی خیال ہے۔ اور وہ یہ کہ ہٹلر ازم کو شکست دی جائے۔ اور اس کے لئے جس جگہ بھی حملہ مؤثر ہوسکے فوجی ماہروں کے مشورہ سے کیا جائے گا۔

مدراس۔ ۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ خاکسار تحریک کے سلسلہ میں حکومت کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر مشرقی صاحب نے ۱۶ اکتوبر سے تادم مرگ فاقہ شروع کر رکھا ہے۔ ۲۹ اکتوبر کو جب ان کا وزن کیا گیا۔ تو وہ دس پونڈ کم تھا۔

انقرہ۔ ۸ نومبر۔ ترکش ریڈیو سے یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ جرمن فوجیں کرچ کے رستہ آسانی کے ساتھ کاکیشیا میں داخل ہو جائیں گی۔

لنڈن۔ ۸ نومبر۔ فضائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل چار سو برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر حملہ کیا۔ اتنا بڑا حملہ اس سے قبل کبھی نہ ہوا تھا۔ ان میں سے ۳۷ جہاز واپس نہ آسکے۔

لنڈن۔ ۸ نومبر۔ برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ آج جاپان کا ایک اور جہاز روسی سرنگوں سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔

واشنگٹن۔ ۸ نومبر۔ امریکہ کے وزیر بحر نے اعلان کیا ہے کہ امریکن جہازوں کے لئے آئس لینڈ میں اڈا قائم کرلیا گیا ہے۔ یہاں جو جہاز رکھے جائیں گے وہ بحیرہ اٹلانٹک کی جنگی سرگرمیوں کی نگرانی کرینگے۔

لنڈن۔ ۸ نومبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوج نے کرچ کے روسی مورچے توڑ دیئے ہیں۔ اور اس کے دفاعی مورچوں میں چھ میل تک گھس گئی ہے دریائے ڈونیز کے سارے بائیں کنارہ پر قبضہ کرلیا گیا ہے۔ ہنگرین اخباروں کی اطلاع ہے کہ کرسک میں زبردست جرمن فوج جمع ہورہی ہے۔ پائیلا کے پہاڑوں میں روسی رسالے کا ایک سالم ڈویژن تباہ کردیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۹ نومبر۔ فضائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات روہر کے صنعتی علاقہ پر زناٹے کے حملے کئے۔ آسٹنڈ اور ڈنکرک کی گودیوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں کے بعد ہمارے آٹھ ہوائی جہاز واپس نہ آسکے۔ سسلی کے فوجی ٹھکانوں نیز اٹلی کے وسطی علاقوں پر بھی حملے کئے گئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات انگلستان پر معمولی حملہ کیا۔ ساحلی علاقہ پر کچھ بم پھینکے۔ جن سے کچھ آدمی زخمی ہوئے۔ اور معمولی سا نقصان ہوا۔

واشنگٹن۔ ۹ نومبر۔ حکومت امریکہ نے روس کو ایک ارب ڈالر قرضہ دیا ہے۔ اس سلسلہ میں موسیو سٹالین کو مسٹر روزویلٹ نے لکھا تھا۔ کہ میں نے روس کو ہر قسم کا سامان جنگ بھیجے جانیکی منظوری دیدی ہے۔ تاہم اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو آپ مجھے براہ راست چٹھی لکھ سکتے ہیں۔ موسیو سٹالن نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ میں خوشی کے ساتھ آپ کی اس خواہش کو پورا کروں گا۔

ماسکو۔ ۹ نومبر۔ روسی لڑائی کے بارہ میں کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ اس محاذ پر روسی فوجوں نے ہر جگہ دشمن کو کامیابی کے ساتھ روکا ہوا ہے۔

انقرہ۔ ۹ نومبر۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے کہ روس میں جرمن ہوائی جہازوں کو سخت دقت کا سامنا ہورہا ہے۔ لگاتار بارش کی وجہ سے ان کے اترنے کے لئے پختہ جگہیں میسر نہیں آسکتیں۔ اور جوں جوں سردیاں بڑھیں گی۔ یہ دقت بڑھتی جائے گی۔

پشاور۔ ۹ نومبر۔ بمبئی کے گورنر جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ آج سوات روانہ ہوگئے۔ کل آپ واپس آجائیں گے۔

لنڈن۔ ۹ نومبر۔ ویانا میں بیس اشخاص کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ وہ کھانے پینے کی اشیاء کی سپلائی کے انتظامات کو خراب کر رہے تھے۔

رامپور۔ ۹ نومبر۔ ریاست ہذا کی شوگر ملز نے بغیر سود کے دفاعی قرضہ جنگ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

نئی دہلی۔ ۸ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کی تصویر والے روپے اور اٹھنیاں ۳۱ مئی ۱۹۴۲ء کے بعد قانونی طور پر جائز نہیں سمجھے جائینگے البتہ ۳۰ ستمبر تک انہیں سرکاری خزانوں، ڈاکخانوں اور ریلوے سٹیشنوں میں لیا جائیگا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah